ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

سراپا احسان خدا کے سراپا ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



بفرمایش حافظ محمد نظام الدین صاحب تاجر کتب زاد اللہ منفعتہ

در مطبع مصطفائی محمد حسن خان لکھنؤ

بسم الله الرحمن الرحيم

لله الحمد شب غم کی او گھٹا یا ستم
مژدہ ای دل کہ ہوا نور خدا پیش نظر

مرحبا طالع بیدار مبارک ہو سحر
بارک اللہ طبیعت کا ہی رنگ دگر

گر نہ ہو پاس ادب تو مجھی کچھ نہ دو ہوی
سجدہ کرتی ہیں ملایک جو وہ در ستہ ہے

آج کس موسم سی نظام سخن آتی ہیں
تنگی بزم جہان دیکھ کی گھبراتی ہیں

مسند بزم کی محفل سجا جاتی ہیں
کا دیکھ کرہ ارض کا او ہوا تی ہیں

یہ بڑا کوکبہ شاہ سخن اقدس کا
تمکنت ہے جیسی خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتی ہیں طبیعت سی اشی گلشن
حل کیی غنچہ خورشید سی بختی گلشن

عالم نور میں جو آتی ہیں شگوفہ گلشن
عقد پروین سی کہی ہیں مصحفی گلشن

ساقی کا نہ روزی قہر خشان ہی سی
دست بہ نور عطارد میں قلم ان ہی آج

ہرن تیر اسند دلیتی ہی قلم رعنا اور — صبح ہی حسن کی کجلی رخ عشق سیاہ ہو
بال پروانہ سی جنگیون پر اڑتا ہی — آہوی شوخ ہی کیا کیا حیران کیا ہی

اگر لی شاخ آہو تو جلوہ گر ہیں تو — کو لی سر خامہ پہ کبک دری ہی تو

جو ہر ہی پٹا ہر مضمون کی بہت ہی طبع عالی — عقل یا لی لکھا جسکو محیط ثانی
سخن صاف ہی اس طرح ہوئی سیرابی — صاف آب گینہ ہوا آشنہ پانی

اہتدین تن طبیعت جو کوئی لکھا ہی — تشنگی اس نفس کی کا جمنا ہی گنگا مل جائی

آج کرتی گلستان گلزار سخن ہی پیدا — جب کھلا غنچہ تو دروازہ کھلا جنت کا
عالم نور ہی یہ گلشن رنگین جدا — سایہ ہر نخل کا ہی آئینہ عکس نما

ہر سحر شمع ہدایت ہی لگن چھالی ہی — نام ظلمت نہیں لالی کی یہان لائی گی

سطر سنبل گل تر حرف ہی غنچہ نقطا — کاغذ مشق ہی اک سبزہ چمن تختہ کا
طوطی بولا مری خامہ کا میان شعرا — کیون نہ ہو آج میں لکھتا ہون شرا اسکا

جسکو گلدستہ باغ احدیت کہیی — حسنہ صبح بہار احدیت کہیی

گیسوی حور قلم ہو گئی ہی خامہ — شاید آراستہ ہو جائین سخن کی گیسو
یا اوڑا لیجی فردوس سی شاخ شب بو — کہ شب جنگ میں ہر سمت اوڑی مشکین بو

یا لکھون جامہ نرگس سی کہ بکہر آ — مثل نرگس ہو قیامت میں مرا نامہ سفید

رو شنائی بھی بنا لیجی گوہر ہی منظور — پھر نہیں لینی کا جبریل امین ساغر دور
کوندلین شجرہ طوبیٰ سی ہو جتنا کہ ضرور — پانی ہو چشمہ کوثر کا مگر صاف وطہور

عیسی کی لی ہو ود یدہ یعقوب کا ہر — شمع افروختہ طور سی لاؤں کا جل

رنگ شنجرف کا بھی اب کوئی سامان کیجی ... لالہ زار اپنی سخن کا چمنستان کیجی
شنجرف کو ساتک بازلی مرجان کبھی ... لعل کی واسطی تسخیر بدخشان کیجی

۱۱ وقت ہی یہ بھی انجمن گردو نگا ... گر شفق پر بھی ارادہ ہی مراشنجر نگا ... یا کیا

اور کاغذ کا تو ہمنی عجب انداز کیا ... پردۂ چشم کو قرطاس جدا ساز کیا
کہینچی تصویر ادسی جلوہ گر ناز کیا ... جو م لون ہاتھ مین اپنی عجب اعجاز کیا

۱۲ شعلۂ طور کا کیا خوب کیا نقشا ہی ... خاکہ انگارہ کف دست ید بیضا ہی ... یب

کیون نہ سو جان سی ہو گلزار جہان عشق ... محو ہر یکھنی تصویر سراپا ی یکی شیم
یہ وہ صورت ہی کہ دیکھی نہ سنی ایسی کہیں ... ہتی یہ تصویر مقدس کہ ازل مین جو ہم

۱۳ ناز سی خامۂ قدرت لی کہا دارکی ... اور تصویر یہ بول اوٹھی آلحمد مین ... تج

کیسی تصویر کہ ہی صبح بہار امکان ... کیسی تصویر کہ ہی آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہی لوح و قلم نور افشان ... کیسی تصویر کہ جی آپ مصور حیران

۱۴ کیسی تصویر کہ سب جل علی کہتی ہیں ... کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتی ہیں ... ید

کیسی تصویر جسی کہینچی ہی نقاش ازل ... خود لگا کہنی کہ ہر وصف مین ہی افضل
تیری صورت سی کہلی معنی ما اول و لپ ... انبیا شرح مفصل ہین تو ہی مجمل

۱۵ تو ہی خورشید تری سامنی انجم ہین نبی ... تیری تشبیہ سی تقویم کہن ہی قطبی ... یہ

تو ہی اودنفس تو سلیمان خاتم ... فکر یحییٰ ہی تو ذکر زکریا ہمدم
خلق خاص خلیل و برکات آدم ... شکر یعقوب و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ... انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ذاتِ تصویر ہی بس حق کی قسم پہنچو — ہی مثلِ جان مثل نظر آتم یہ تصویر
یہ کہ آئینۂ وحدت میں ہی جسم تصویر — عالمِ نور میں سترِ الغیب ہم یہ تصویر

17 سایہ نہ تھا ہی تمہارا آپ کی قامت کے لیے — نور سے تمامی تھی ہی جہر نبوت کی لگن

جسمِ محبوبِ خدا نور کا اک پتلا تھی — سایۂ حق وہ شہ منزلت ولہ سے
اوس کی قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا تھا — سچ ہی محبوب جو لاثانی ہی دیکھا سے

18 لاکہہ عاشق ہوں مگر لطیف وہ محبوب نہ تھا — ظلِّ حق ہو تو ہو ظلِّ بی نجم نہ خنجر

قتل اوصاف تم کہو یاد نہ بھولو سجدا — سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں ہو
آب آئینۂ باطن سے وضو کر کی ذرا — اپنی تو جنت کر و نیتِ صادق سے ادا

19 اوشہم کہہ رہی ہی تعلیم بٹی عشق ہی — قدر وقامت نہیں یہ نغزۂ وقار ہی

عرش کرسی کیا ہی ہی مراد ہن رسا — ایسہ بیان مضمون ہی کہ وحی لیو
اسی فلک فکر باندازۂ ہمت ہی بچا — تو وہ طوبیٰ و من قامتِ محبوبِ خدا

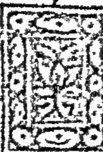
20 ان مثالوں سی تسلی نہیں میری جی کی — یعنی کچھ قدر نہیں آیہ بالائی کی

راستی جوہرِ آئینۂ ایمان ہی دلا — حد ہی ایمان سی کہ وہ قد ہی الف تھا
دیکھی دونو الف اوس کی تو کہلا یہ نکتا — ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھیرا

21 سرہاں حدوث قدیم اوس کی عبور — دوسرا وادیِ ایمن ہی کی شجرِ طور

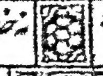
سرِ اقدس ہی حبابِ لبِ دریائی قدم — درّۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرۂ نم
جسمِ احمد کا ہی وہ اماں حدسی منقسم — ہیں حدوث اور قدم ست گریبان باہم

22 قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ — بحر بر قطرہ بخندید کہ ماییم ہمہ

لمعۂ امت کی کنہ آپ ہی اپنی سر پر  سنفرت کیون نہ پڑی یاؤ یہان آ کر
دن کٹی جاتی ہین کہ بہ وظیفۂ اماں منتظر زلف مشکین کو دکہا کر یہ کہین سنبر

٤٣ ہان چلو حشر کی بازار کا سودا دیکہو  نقد سرمایۂ امت کا سیاہ دیکہو کج

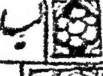
سایہ ہی فرق تا یون یہ جناب حق کا  پر و بال افسر شہ پر نہین کہولی جیسی ہما
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما تخین سرکار یہ سلطان حبش کے شاہ

٤٤ کشور کاکل پیچ و خم سر درز  نہ ختن ہی نہ خطا ہی یہ عنبر سر کے اکہ

خوش نویس ازلی کا قلم نادرہ کار  ہر رگ و ریشہ سی ہی صاف یہ سب پیدا
باغبانی ارم کا تمہین ای آیت زار زلف سر خط ہی کہ لکہا ہے بخط گلزار

٤٥ گو خجہ خلد نظر آتی لگا دنیا مین  خوب فردوس یہ کہا ہی خط طغرا مین اکہ

رخ پر نور کا ہی کاکل شبگون سی ظہور  دیکہلو دامن شب سی کی تلی شعلۂ طور
سنبلی مین ہی عیان جلوۂ ماہ پر نور ابر رحمت مین ہی خورشید قیامت مستور

٤٦ شب معراج مین ہی شمع تجلی روشن  لیلۃ القدر مین ہی نور الہی درز اکو

وصف پیشانی مین ہوتا ہی قلم سر زرین  لوح بسم اللہ ابرو جیسی کہین ہی بعین
مصحف گل ہی رخ خاتمۂ نسخۂ دین سورۂ فاتحہ مصحف گل ہی جبین

٤٧ یا رونکی غنچہ مین کہین لہہ شگوفہ نرگس سے  پڑہی دیباچہ گلستان ارم کا کس سے اکز

ای فلک تجکو دکہانی نہتی یہ پیشانی  تکمری ٹکری ہی قسمت سے مہر بان یا نے
نسبت ذرہ و اختر بہی نہ تولی جا نے چینکم ماگی زر بار گہ سلطانی

چاندنی برج قمر مین کتان کی چمکی  نہ گئی خانۂ خورشید مین یا شبنم کی

ہیں دو ابرو کی یہ زیب جبیں الجز — طاق بالائے خورشید کی آتی ہیں نظر
نقش ابرو کو دیکھا ہی عطارد گلگر — سہ بوتیغ تی مریخ کی ہو دو پیکر

۲۹ خواب میں بھی جو دو زہرہ جبیں کی پیشانی — مشتری ہو یوسف کنعان کے زنخ موجا — الطے

دیکھو ہم پہلو پیشانی انور ابرو — ہیں اسی آئنہ صاف کے جوہر ابرو
ابروی ہم خنجر ہیں مقسم ابرو — موج دریا ہی شجاعت میں سراسر ابرو

۳۰ دیکھی آئینہ ماد میں تصویریں ہیں — یا کہی قمر کہ بدر میں شمشیریں ہیں — ل

ایک کشتی ہی یا ہیں دو ابروی یار — کہ نظر آتی ہیں قوس عنبر شاخ
ہی عجب نام خدا معجزہ خاص ہی وہ — الف اسم چھپائی ہیں ان بسم اللہ

۳۱ لفظ و معنی میں عجب ابرو کی طاق ہو گر — الف طاق چھپا یا تو عدد طاق ہو گر — لا

رگ جو کا نشاں ہی تو نشاں میں ترازو ابرو — مردمک سنگ ہی اور پلہ ہی چشم دو بجو
آنکھ میزان ہی اگر جانب ابرو ہو — صاف کہتی ہی یہ میزان قیامت کیسو

۳۲ پلی پردہ جو ہماری کو کیا کہنا گئے — مردم چشم کہیں ہمنی اسی تو لا اگر — ب

لگ رہی کانٹا تو خلش سی نہیں دو چشم کو بیاد — ابرو شاہیں ہی تو بہر صید آتی ہی ناما
مردم چشم ترازو جو کری تیر نگاہ — قدر انداز سخن الفت کہ ماشا اللہ

۳۳ چشم بیمار کی ہوں کیوں نہ طالب — نظر آت سی ای بھرہ ہی میزان الطب — ج

طرفہ مضمون ہی یہ بھی پیش نظر ہوا گاہ — منظر چشم سی پر ہی ذرا کبھی نگاہ
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہی بادام سا — چشم بد دور عجب آنکھ ہی ماشا اللہ

۳۴ لا الہ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ ہی — چشم تیماری سخن کو نظر فرمائی — د

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جوہر سی | صفحہ پر سیم کی لکھیں جیسی کہ ہے زر سے

بلبلیں اکسیر کی بولیں ہیں سنا اکثر سی | بوتہ چشم سے ہی آنچ رخ انور سے

۳۵ صدق ہی دال بیدار سحر کی لو | دیکھیں انکھوں کی نہیں ہیں مثل اسکا ہی سنا | له

گوشۂ نور ہی زلف شب اسکا مشکو | کہیں دیو کی سی ہی پھبی کہیں تو سحر ہو کا فو

رنگ گلزار کی صبا سنگی چمن میں گو | ہی گل سی کہ ہوا ہو نہ شہر میں سی خوشبو

۳۶ گوہر وصف سی گرداب دریا ہو | یوں چھلک سی کیسی ہوئی کہ اس تن میں چمکتا گوہر لو | لو

سر دلک گوش قطب گر چہ ہی تشبیہ ہی تیز | چشم کا ہی یہ اشارہ کہ گرداس سی گریز

ہی زمین کعبۂ ابرو کی بڑی ہی مردم خیز | رخ کی مسند لامعن ہر ایک فرد ہی شمس تبریز

۳۷ گوش دیکھی کو یہی دہلی سب گیتی تیز | قطب اور صاحب اقبال یہاں ہیں تبریز | لز

آپ آئینہ خد میں منور سے مگر | سورج او تھی ہی جسی بھی چھپتی اس شب

یوسف حسن کا معراج ہی یا شب نظر | اور تشبیہ کہوں اس سی ہی کچھ بالا تر

۳۸ خد کی آگی الف لفظ خدا ہی ہی | واہ خود ہی یہاں عین جا ہی ہی | لح

چشمہ فیض ہی حضرت کا لب جان پرور | نخل بادام وہ ہستی ہی لب کوثر

شاخ ہی ابروی خم چشم مبارک ہی ثمر | اب کہوں بات یہ تی کی کہ یہ سب کچھ دیکھ کر

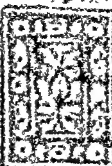
۳۹ ہی حیرت ہی کہ اوسکا نہیں سایا دیکھا | دیکھی رخسار تو جز نور خدا کیا دیکھا | لط

چشمۂ خضر سی اس بحر میں الٹی ہی بہا | صفحہ ماہ تک انگشت قلم سی شق ہو

وصف رخسار او اگر لکھتا مجھ سی حق ہو | رنگ رخسار سحر سامنے جسکی فق ہو

مطلع صبح صفا ہی کی نورانی سے | حسن مطلع یہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

رو برو آئی جو آئینہ تو اک سکتا ہو | شمع کی یہی دعویٰ ہی کہ جہاں میں جمن کی جلوہ ہو



شان قدرت آئینہ ہی جو خورشید کو پیدا ہو | ہو رہو جائی قمر حسن کر پیدا ہو

۴۱ قمر پیا ہو جو کنعان مقابل ان کی |  | چرخ پر سورہ دیکھ کہ لگی جو اکی | ما

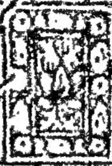
رو برو جلی خورشید کی یا اکیا ہی | سامنی شمع کی یا نور کی اندھیرا کیا ہے



ما قلو نور سی دیکھ کر نکلتا کب ہے | ابھی ہولی میں ہلال آپ کی شہباکی ہے

۴۲ کوئی کیا تیری تو صفت شج ہی ار زین |  | نور رخسار سی جو قمر سیاہی ہر گز | مب

لب شیریں ہی کہ اعجاز نہیں جانی سخن | کیا لکھوں صفت و قلم ہی ید بیضای سخن



سو زن خامہ سی ہر چند مسیحا ہی سخن | تکری تکری ہی مگر خلعت زیبای سخن

۴۳ کارد کی کیسی جو نسبت ہو قلعی رنگ |  | اور قطعا جو وہ حلوا ہی تو مقراض | مج

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے | دی دم دیتی ہی گرچہ مسیحا بھی سے



آب حیوان نہ کہا خضر کی گو جیتی ہی | آب خط رہ گئی خورشید کی ہو

۴۴ اہوں یا قوت تو وہ باتیں بنیاں ہیں ہر گز |  | لعل سمجھوں او سی انکہیں ہی | مد

مرحبا اسے حرم رسول عربی | دل تمہارا ہی ہی اثر مردہ نہیں



فرشتہ اور ہی تمہیں بہر شرف طلبی | فیض یاقوتی لعل لب جان بخش نبی

۴۵ اور جو سین مبارک یہ وضو کا نم ہی |  | قوت گل کی لئی شبنم سار نسیم ہی | مه

فکر وصف در دندان میں کیا سار | رات بھر یاری ہی گئی ابھی مطہر حسن



جسکی تشبیہ ہو اوسکی صفت کیا سمجھی | یوں ثابت ہی کہ ستارہ میں شش لیکن

۴۶ نور سی یا دیکھو تو نشی کی جان کی |  | یا لب سا عرگردون کی تجلی | مو

قطرہ جب سائل اشتہ وارد ہو کر | آیا دامن میں لی گردیں گوہر
پانی پانی میں ہوا جوشِ مروت سی مگر | منفعل بار دو طبیعت سی بنی عمان پانی

۴۸ گہ در یتیم قطرہ سائل ہوا لاابہ | وہ بنی در یتیم اثر الطہر فرد

قال لی مصحفِ عارض سی سوکون نجم | ہو ملا سین انا سشتہ والدم
رنگ سی خون ہوا سینہ عیسیٰ دم کی | طور سینا ہے سینی بنی ہی موسیٰ ہم

۴۷ مصحف حسن کی سطر ہوتی نہ تیغ | ذکر آرزو ہوتی بہر گریبان سین حج

اک قسم ہی کلید درِ جنت ہی بیان | ہو گئی عقد شمار کی عمدانہ لشہ عیان
نامہ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان | نقطہ الند سر نامہ ہی سلک دندان

۴۹ نامہ ملفوف لبون ہی بطرز نحو | ہی لفافہ پہ خط پشت لب انشاء اللہ

ای سخندان کیا اسرار دہن کس سی بیان | مل گیا خاک میں جو چشمۂ آب حیوان
پوچھی میں حقہ گوہر کی جگر تنگ دہن | درج یاقوت میں ہی الیس حسرت کا دہن

۵۰ مثل حقہ کی کلی کا بھی لگا دم گھٹنی | پستہ کی منہ پہ لگی صاف تہی کی چہرہ ن

کوئی کہتا ہی کہ اوسکو شکرستان کبھی | کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان ہی گر
خضر بولی کہ اوسی چشمۂ حیوان کبھی | اور سلیمان نی کہا خاتم یزدان کبھی

۵۱ جس جگہ گذری ہی ہان گرفتارہ ہو | واقعی یہ تو عجب صاحب آوازہ ہوا تا

غنچہ لب بیش کی گرچہ ہیں ہزاروں مضمون | گفتگو آئین ہی بولی ہر کی طبع موزون
میں شگاف قلم صنع اسی کہیون شگرف | جس سی ظاہر ہوا اسرار سخن کن فیکون

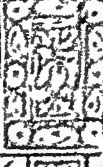
شعرا نی اوسی کیونکر جانی کیا کیا سمجھا | اسم اعظم کا مگر ہم نی معما سمجھا



خط کو کیا خطِ شبِ وصلِ الصفا کہیے | خط یا قوت لب حضرت سبحانی کہیے
یا کہ فرمانِ خدا خطِ طغرا کہیے | اور یکجا یہ سبھی خطِ شفا کہیے



۵۳ خط کی ہو دوا ربی مدنی کی اجتبا کو | ہی شفاعت کی سند خطِ مشفع کو



رخ پر نور ہی قرآن کا پہلا صفحہ | یا بسم اللہ ہی جسمی خاص منشی کی لکھا
مشکل ازبسکہ تہا مضمون یہن کا نکتا | اسلئی حاشیہ لکھا ہی خطِ زلف نگین



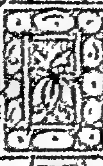
۵۴ رخ جانان ہی کلام کجزو ہی ایمان کا | اک حاشیہ ہی مہیں بھی قرآن کا



نگہ پاک الف صاد ہی چشم زیبا | لام گیسو ہی سر مو نہیں ہمہ فرق صلا
چہرہ ہی تختہ گلزار سی حسنی کہا | کہ وہ ہی اصل پی خلقت دین و دنیا



۵۵ جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجے | دیکھیں تصنیف ہیں بہت اگ ہی التضمین کیجیے



لیلۃ القدر میں گیسو کی مجی ہی ہمیان آیا | کسکی تعظیم کو خم کعبہ ابروی دلا
یہ کہلا دین ظاہر کا اور شاہد ہی دا | کہ مصلی نگہ پاک ہی جا خدا ہی سجدا



۵۶ زیر رخسار مبارک وہ خط ریش لطیف | رحل ہی سینہ کہلا رکہا ہی مصحف ان پر



لو کتابی ہی یہی روشنی طبع دلا | شمع کافوری گردن کا دکہا ہی جلوا
نہیں وانگی پاتا ہی مگر فکر رسا | پر جہان جلتی ہیں جبرئیل کی اندیشہ کجا



۵۷ سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہی | آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلہ ہی



بارک اللہ وہ گردن ہی کہ فوارہ نور | جس سی ہو وی عرق شرم ہی کا شمع کافور
کیون اس رشک سی پیشانی بہشتی حور | گردن خم عرق چھکا ہی پہان حق سرور



حق تو یہ ہی کہ نہ گر جاتی وہ سینی اونکی | خلد میں شربت دیدار حق اونکو ہوتا

بال گردوں پہ جھک آئی تو ہوا یہ روشن | کہ شبِ فکر میں افروختہ ہے شمعِ سخن
ہے بجا کس لیے اپنی جو ہمارا ایجاد سخن | انتخابی ہیں یہ اشعارِ بیاضِ گردوں

۵۹ ہر شب و روز جدا نسخہ سپہرِ گردوں | تاکہ مسودۂ گیسو بہ بیاضِ آورد

سخنِ مہرِ نبوت ہے عجب سرتاسر | تھا نشانِ مہرِ دہن ہے یہی مہوا ہوں شنید
مہر کی پشت کی تحریر سے ہے حق الملک | کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسی سے

۶۰ آئی اس سے جو نکر عقبیٰ کھرا | ختم اللہ علیٰ قلوبھم تا ابد

مہرِ انور کی جو معلوم ہوئی حرف تمام | کچھ اوسین لکھا تھا نہیں کچھ یاسین
راست دعوی ہے رسولِ دینِ اسلام | ایک کو مہرِ شہادت ہے مگر ہیں دو نام

۶۱ ہے نماز کی یہ مہر محلی عالمگیر | ایک سکہ میں کہا نام شہنشاہ

نام حضرت کی نبوت ہے نگار اس میں کندہ | مہر ہے معجزۂ خاتم بہت خاص
کوئی فرعون سا گر منکرِ پیرِ دو ہے | تو تیرِ دست ہے مہرِ ید بیضا

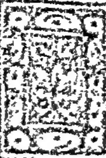
۶۲ اور پری ان میں اگر کفر کی طغیانی ہو | شیشۂ دل ہے یہی مہرِ سلیمانی ہو

دستِ رنگین کی صنعت یارِ خدا کیا کہئے | شاخیں نکلیں جو کہوں شاخِ گل رعنا ہے
سفر ناقصہ اس باغ میں جب سے تباہی | بلبل ہزاروں کا یہاں غنچا ہے

۶۳ ہاتھ باندھے ہوئی جو رل گئی | دستِ گلچیں کہ یہاں دستۂ گل کہتی ہیں

ہاتھ کھینچا ہے مصوری نے یہاں تنگ ہے دل | قلمِ انگشتِ شش ہے کفِ افسوس
پھر مری خامہ نے جب صفحہ کو تختی پر | سینۂ کاکِ عطارد ہوا حسرت سے شق

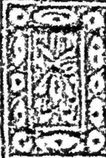
رنگ و ہر واطن کے سب اک جا ہو کر | میری ہاتھوں تصدق ہو گئی



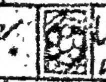
ہاتھ سے جس کے جاری ہیں احکام خدا — دستِ تقدیر سے وہ دست و گریباں ہوگا
ہاتھوں اٹھا اور سے ادا کرے جو ملی قضا — دو سکو ہاتھ قضا رہی جس اب انصاف ونکا



۶۵ ید بیضا کو اگر داغ حسد ہی نور سے ہے — کیوں ید اللہ اور سے قوت بازو نہیں ستہ



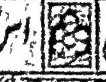
پنجہ پالی سے ہاتھ کی جرچی انگشت — آبلہ جلکی ہوا چھالی سفیدی گہر
لاجرم خامۂ قدرت نے بھرا رنگ دگر — شعلۂ طور کو نی الجملہ حکمت پاکر



۶۶ خوب زردی میں سفیدی کو نہ شاد دیکھا — بیضۂ نجم پر تشبیہ ید بیضا دیکھا ستو



بند دست آپ کا ہے یا کوئی خمسہ کا بند — طبع استادِ ازل بھی ہے عجب نازک بند
انگلی ہر ایک ہے ذرہ مصرع موزون وبلند — انگلی رکھ سکتی نہیں جس پہ کہیں دانشمند



۶۷ مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے — اس مسدس کی شرف کو یہی مخمس بس ہے ستر



پنجۂ خور کی کشش و تسبیح سے ہونا کیا ہے — یکساں پنجۂ پر نور ہی یکتا ہے
بسکہ ہر عضو میں وحدت کا یہاں جلوا ہے — شبہہ ہر انگلی پر انگشت شہادت کا ہے



۶۸ دیکھو کہتی ہے ناخن کا کف دست کمال — ہے ہلال بدر میں انگشت نما مثل ہلال سح



روشنی ہی ایسی یا رب کہ میرا دل ہے سیاہ — ماہ کہتا ہے کفِ دست کو بیشک ہے گناہ
مہرِ انور ہے ہتھیلی مہِ نو ناخن شاہ — دو نو جس وقت مقابل ہوئے اللہ اللہ



۶۹ ہمنے یہ معجزہ عقدِ انامل دیکھا — اک گھڑی میں مہِ نو کو مہ کامل دیکھا سط



کون لکھی صفت سینۂ صاف گستر — دست بر سینہ میں حسرت سے یہاں جن و بشر
اور لکھتی ہیں کرشتی ہی یہ احسان ہے اگر — لوح محفوظ ہی یا عرش خدا بیش نظر



صدرِ ایوانِ رسالت کا عجب سینہ ہے — صورتِ علمِ لدنی کا یہ آئینہ ہے

بال اگینہ تن پر نہیں واللہ مگر — خط باریک ہی اک سینۂ نورانی پر
کیوں نہو سینہ نہ سینہ بیت بہا دیگر — سایۂ سنبل جنت ہی بر روی کوثر

۴۷ خطِ مشکین بر سینۂ انور گویی — اب آئینہ مین بلور جو عنبر کھینچی عا

سینہ پر حضرتِ موسیٰ کی پڑی ہی جب نگاہ — ملی ونکو بھی اس وادیِ ایمن کی راہ
جادۂ راہ سی جبرئیل مگر تھی آگاہ — بولی دیکھو یہ ہی خس پیش تہ خطِ سیاہ

رہنمائی کو یہان خضرِ دلِ حق جو ہے — کیا ہوا سینہ کا میدان جو مقام ہو ہے عب

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہی بالِ جبرئیل — اور ہی فکرِ رسا سیر دو عالم کی کفیل
نہ پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل — ہی بجا معدومِ لفظ عدم ہی جو قلیل

[illegible] قاف تک سا ہمنی بہت کے نہ کمر ڈھونڈا ہی — کمر ان دیکھین مین پر ایسی کمر عنقا ہی عج

اس جگہ پر غلطا وروں کی کمر کا ہی خیال — یہ ہی سرمایۂ اقبال تو وہ ہی اک بال
خود شجاعت نہیں جب سامنی اوسکی کمر بال — پھر شجاعوں کی کمر سی اوسی کیا دیکھی مثال

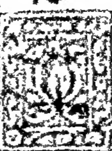
۴۷ سنکی اوصاف شجاعانِ جہان کمتر ہین — جیتی میدان مین جو آئین تو ہرن ہو جائین عد

خط نسخ مین لکھو تو کہوں اک نکتا — لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر وصل عدے
واہ کیا کمر ون پر یہ خطِ نسخ کھنچا — کمرِ یار کو معدوم ہی سمجھی شعرا

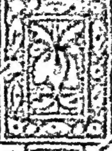
۷۵ نہیں ثابت قدم اس شغل میں ہی تشنا ہی — یہ وہ لا ہی کہ نہیں جس نپی الا ہی عہ

سرِ عالم ہی فدای قدمِ پاک نبی — وصف مین جسکی سخندان کی قلم گھٹتی جب
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی مگر — نہیں چلتا ہی لگی پاؤں قلم مین مہندی

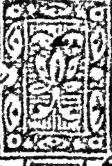
[illegible] سرِ بزانو ہیان کیونکہ سخن کی تشبیہ — آئینہ جسکی مقابل مین ہو زانو تشبیہ [illegible]

کعبۂ دین بین ہی قبلۂ ایمان ہو تو  اُنکی پابندِ اطاعت ہین اِنس و جان ہو تو
ہین قدم بوس ترے پایان یوسف احسان ہو تو — وقفِ پامالی ہوئی مور و سلیمان ہو تو

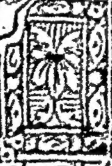
۷۷ تشنِ بلبل کی سرِ راہ بچھائین گل نے نسیم  فرش ہوئین گلشن قالین کا ہی مخمل جسم غ

گل شرمندہ صفائی قدم دیکھ سے  شاخ نسرین ہی خجل ساق کی رنگت ہو تو
نوبت کہلی گرچہ ہر اک جلوہ ترے — کہل گئی قلعی مگر آئینہ زانو ترے

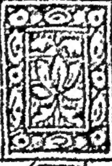
۷۸ ہی سکندر کو بھی حیرت عجب آئینہ سے  طوطی کو شکستہ ہوا کیا غصہ آئینہ سے غ

بزم مین تذکرۂ پائی تری گر سن لے  شمع کو رشک سے جل جائے پکر سر او ٹھا
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے — گرہ ابروی خم بان کی حقیقت کھل جا

۷۹ ماہ نو گر کہین بیٹھی کا خمیازہ کرے  ناخنہ چشم فلک مین خلش تازہ کرے عط

تو مبارک ہو قدم بوسی حضرت محسن  کس کو ہوئی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہین باقی ہی کچھ خواہش ہمت محسن — آرزو اتنی ہی بس روز قیامت محسن

۸۰ سر کے بل جاؤن جو نقش قدم سرور کو  صف محشر کی زمین ہا تھلون اٹھا کر سر ف

ہی یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور  یون کہی بادشہ بارگہ عالم نور
جو سراپا ہی دو ہم عوض حور و قصور — مین کہون واہ مجھی یہ نہین ہرگز منظور

ل مدحت حاضر ہی مگر اسکی یہ تدبیر نہین  کہوٹی داموں بکی یوسف کی یہ تصویر نہین ن

نغمہ پردازی بلبل خوش خوان چمن طبع مصنف در گلشن تاریخ تصنیف سراپا

حلیۂ اشرف نسل آدم  صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶ سنہ ۱۲

سراپا زیبائی و همه تن رعنائی گرد سر شاهد سخنی است که حله صدق در بر و تاج صفا بر سر دارد

امی سخن نعت شیرین سخنی که حضرت سخن آفرین خود سخن سنج ثنای اوست و روح الامین پروانه شمع

زیبای حرف منقبت سراپا نور خدای وقلیس سراپا قصور که سر از پا نشناسد سر آن داشت که بمدح

گوهر کلامی کز لب محمد محسن کاکوروی بنعت آن افصح بنی عدنان که ما ینطق عن الهوی حرف

از دفتر مدایح بی انتهای او وان هو الا وحی یوحی صفت از جمله و صفاکلام زیبای او چکیده

زیور گوش سخن فهمان گردید لب گشاید اما حیرت مهر لب است و کمی خبرت پرده روی مطلب سبحان الله

مقبول کلامی که قدسیان شمع رصل علی و علویان غلغله سبحان الله بگوش سخنور میرسانند و آیه حسن ایه

ان الله یحب المحسنین در شان آن محسن آفاق مختص میدانند آشفتگان جمال محمدی و

دلبستگان حلیه احمدی را مژده باد که چنین جدیده جمیله از حجله منظر فریبی آمد یا در راه ظهور نهاده و کمر

بدلبری بسته و دست نگار بالا گشاده یعنی حافظ محمد نظام الدین جوش سراپا دانش و همه هوش

متوطن کول حفظه الله تعالی که تمام همتش در تحصیل مثوبات مصروف و باحراز ذخایر حسنات مشغوف است

خواست که همه اخوان مسلمانان از تحصیل شرف ثواب زیارت تصویر با تنویر سراپای رسول اکرم صلی الله

علیه وسلم محروم نمانند آن جمیله مسدسی که از بشش جهت عالم نظیرش در قوت متخیله نیاید زینت افزای

مجلد المطابع نماید لا جرم محمد حسین خان که بحسن عقیدت و صفائی طینت نظیر خود ندارد در مطبع

مصطفائی بمشاطگی خوش قلم عطارد رقم محمد نور شاه که قلمش شعله طور و رقمش شعشعه نور

دایره های آن قابش همسری با آفتاب دارد و سواد روشنائی حروفش داغ بر دل ماهتاب میگذارد

بحلیه طبع آراست و از آن نسخه که خود بقلم مصنف باجازت طبع ترقیم یافته نقل برداشته و

بتصحیح تمام سوم حج سنه ۱۲۷۱ هجری در یکشنبه بزیور الطباع پیراست و الحمد لله اولا و آخرا تمت